www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بین الاقوامی کھیلوں کے مناظر میں عورتوں کی برہنگی

آج کل اسلامی معاشرہ میں جب بھی کسی برائی کے خلاف آواز اٹھتی ہے۔ تو خود نام نہاد دانشور کتاب و سنت سے ایسی دلیلیں تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں جن سے مسئلہ کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس سے ان کا مقصد تو مسلمانوں کو شک میں مبتلا کرنا ہوتا ہے، تاکہ وہ مغرب سے آمدہ برائی کو اپنے ہاں فروغ دینے میں رکاوٹ نہ بنیں۔ لیکن حیرت ان مغرب زدہ برائی کے علم برداروں پر ہوتی ہے۔ جو مسلمان کہلانے کے باوجود اس طرح دیدہ دلیری سے اسلامی اقدار و اخلاق کا مذاق اڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتے، بالخصوص پاکستان جسے اسلام کے نام پر حاصل کر کے پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی نے متفقہ قرارداد پاس کی کہ یہاں کے باشندوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے مطابق زندگیاں گزارنے کے مواقع مہیا کئے جائیں گے۔ مگر جب حکومت وقت کی سرپرستی میں ایسے کام ہوں، اور اس کے بزرجمہر ان کی ہمنوائی کریں تو پھر الامان والحفیظ کی صدائیں ہی بلند کی جا سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں پچھلے دنوں اسلام آباد میں بین الاقوامی کھیلوں کے مناظر میں عورتوں کی شرکت سے جو نمائش کی گئی۔ اس پر ملک و ملت کے خیرخواہ سرپیٹ کر رہ گئے لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہاں تک بس نہ ہوئی بلکہ اس کے ساتھ ہی اسلام میں تجدد کے علمبردار خم ٹھوک کر میدان میں آگئے اور اس کے جواز کے لئے اسلامی تعلیمات میں کھینچ تان کرکے دھوکہ دہی کی کوشش شروع کردی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بدنام زمانہ پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے جو مضامین لکھے وہ حسبِ سابق مغالطوں سے پُر تھے۔ انھوں نے علماء پر یہ الزام بھی لگایا کہ وہ حکومت اور فوج کو بدنام کر رہے ہیں اور دعوی کیا کہ کھیلوں میں عورتوں کی شرکت کے خلاف جو واویلا کیا جارہا ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح بر سر عام عورتوں کا کھیلوں میں حصّہ لینا ان کا شرعی حق ہے۔ کیونکہ قدیم زمانہ میں بھی عورتیں اپنے آپ کو چاق و چوبند رکھنے کے لیے کھیل کود کر صحت کو برقرار رکھتی تھیں اور اس طرح کاروبارِ حیات کو خوش اسلوبی سے نباہتی تھیں۔ انھوں نے حسبِ عادت جرأت سے رسولؐ کی طرف سے عورتوں کو کھیلوں میں شریک کرنے کی ترغیب بھی پیش کی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے استدلال کیا کہ جب وہ دُبلی پتلی تھیں تو دوڑ میں رسولِ اکرمؐ سے آگے نکل جاتی تھیں۔ پھر آخر حیاتِ رسولؐ میں وہ بھاری ہوگئیں تو آپؐ اُن سے دوڑ جیت لیتے تھے۔ (بحوالہ سنن ابی داؤد)

پروفیسر موصوف کا دعوی یہ ہے کہ اس دوڑ کو عام صحابہؓ نے بھی دیکھا تھا۔ لہٰذا عورتوں کا مناظر میں آنا بھی ثابت ہوگیا۔

یہ دلیل شہاب صاحب کی ذاتی اختراع ہے۔ حدیث میں نہ تو صحابہؓ کی موجودگی کا ذکر ہے اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی نے اسے روایت کیا ہے۔ اس سے عورتوں کا اجنبیوں کے سامنے مناظر میں آنا کیسے ثابت ہُوا؟ درحقیقت یہ سارا تانا بانا مغربی معاشروں کی مادر پدر آزادی کو اسلام سے کشید کرنے کی سعی نامشکور ہے۔ حالانکہ سنّت میں تو میاں بیوی کا باہمی رشتہ اور اس کے تقاضوں کا بیان ہے، جس سے ایک طرف ورزش کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے تو دوسری طرف آپس کی اُلفت و محبت۔ آپؐ کا اپنی ازواج مطہرات سے خوش اخلاقی کا یہ رویّہ کہاں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتا ہے کہ اس طرح کے مظاہرے غیروں کے سامنے ہونے چاہئیں جنہیں دنیا بھر میں ٹیلی ویژن پر دکھا کر نمائش بھی کی جائے؟ ازواجِ مطہرات کو تو چھوڑیے۔ کیا کوئی شریف آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود کی اس طرح کھلے عام نمائش پسند کرے گا۔ ایسا تو کوئی معاشرے کا غیرت مند اپنے بارے میں برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ کجا یہ کہ امہات المومنینؓ کے بارے میں یہ تصوّر امتِ مسلمہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ سپیف گیمز میں شریک اکثر کنواریاں ہوں گی اور وہی عُریاں لباس میں بھی تھیں۔ کیا نعوذ باللہ حضرت عائشہؓ اسی طرح عریاں صورت میں صحابہؓ کے سامنے آتی تھیں یا اس ریس کو دیکھنے کے لیے غیروں کو دعوت دی گئی تھی۔ اے کاش! اس طرح کی تہمت امہات المومنین پر لگانے والے اپنی جرأت کے نتائج سے باخبر ہوتے۔ کہاں میاں بیوی کے معاملات میں حُسنِ خلق کا کردار اور کہاں موجودہ بے حیائی؟

فَكُلُّ مَنْ فِيْ فُؤَادِهٖ وَجَعٌ   يَطْلُبُ شَيْئًا يُوَافِقُ الْوَجَعَا

نیز ایک دوسری بُرائی سپورٹس رفل کے جواز میں ایک دلیل مرحوم جنرل ضیاء الحق کے دور کی پیش کی ہے کہ اس سے بڑا جُوا گھوڑ دوڑ کی صورت میں ہوتا تھا جو سپورٹس رفل کے کاروبار سے کئی گنا زیادہ معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ جبکہ دعویٰ کیا ہے کہ سپورٹس رفل کی آمدنی نیک کاموں پر خرچ ہوتی ہے گویا پروفیسر شہاب صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ سپورٹس رفل جُوا ہے مگر گھوڑ دوڑ سے چھوٹا۔ ہمارا یہ دردِ سر نہیں کہ جنرل ضیاء الحق کے دور میں کوئی برائی مقابلتاً موجودہ حکومت کے دور سے بڑی موجود تھی جبکہ یہی بڑا جُوا گھوڑ دوڑ آج بھی موجود ہے یعنی اس بڑے جُوئے پر یہ مزعومہ چھوٹے جُوئے کا اضافہ ہے۔ پھر یہ چھوٹے بڑے کا چکر بھی درست نہیں، واقعی گھوڑ دوڑ جُوا ہے خواہ اس کی مخالفت جنرل ضیاء الحق نے نہ کی ہو۔ کیونکہ ضیاء الحق ہمارے لئے دین کا نمونہ نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا اس کا خیر و شر اللہ کے پاس پیش ہو چکا۔ اگر اس کا کوئی کام اچھا تھا تو وہ ہمیں جاری رکھنا چاہیے اور اگر کوئی کام بُرا شروع ہوا تو اس سے براءت کا اظہار ہونا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ تاہم ایک اعتبار سے سیورریفل گھوڑ دوڑ سے زیادہ خطرناک ہے کہ یہ ایک عوام میں پھیلی ہوئی برائی ہے جس کا ارتکاب نہ صرف کھلے عام ہو رہا ہے بلکہ حکومت کی طرف سے اس کی ترغیب کیلئے ہر طرح کے وسائلِ ابلاغ استعمال کئے جا رہے ہیں، جبکہ گھوڑ دوڑ کا جوا ایک خاص طبقے تک محدود ہے۔ بہرصورت کسی کی برائی کو دلیل بنا کر اس پر دیدہ دیری سے دوسری برائی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ سیورریفل کی آمدنی کا امورِ خیر میں استعمال، تو یہ بڑی بودی دلیل ہے۔ چوری ڈاکے کو اس طرح جائز نہیں بنایا جا سکتا کہ اس کا لٹانہ صرف وہ لوگ ہوں جو معاشرے میں لوٹ کھسوٹ کرتے ہیں یا سود کے مال سے مسجدیں بنوانے سے سودی کاروبار حلال نہ ہو جائے گا۔ جوا حرام ہے اس کی ہر قسم حرام ہے۔ اور وہ تا قیامت حرام رہے گا۔ اس کے کسی نفع بخش پہلو سے وہ حلال نہ ہوگا۔ قرآن کریم نے شراب اور جوے کے بعض منفعت کے پہلو تسلیم کر کے انھیں حرام قرار دیا ہے:

قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا	"یعنی شراب اور جوئے میں بہت بڑا گناہ ہے جبکہ لوگوں کے لئے بعض فوائد بھی ہیں۔ تاہم ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے"
(البقرۃ/۲۱۹)	

حاصل یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ اور سیورریفل دونوں جوئے ہیں۔ کسی چیز کی حمایت یا مخالفت کسی شخص کی حمایت یا دشمنی کی بنا پر نہ ہونی چاہیے، علماء ہمیشہ برائی کے مخالف رہے ہیں، خواہ وہ کسی زمانہ میں ہو، اسی وجہ سے ایسے لوگ سب حکومتوں کی نظر میں معتوب رہے ہیں۔ اور جو خاموش رہے ان میں سے وہ بھی تھے جو اس وجہ سے خاموش رہے کہ کون سنتا ہے فغانِ درویش؟ بہرصورت ادنیٰ ترین درجہ ایمان دل کی کراہت کے ساتھ خاموشی بھی ہے۔ لیکن پروفیسر صاحب جیسے حضرات جن کی قسمت ہی یہ ہے کہ جب بولتے ہیں علماء کے خلاف برسرِ اقتدار لوگوں کی نمک حلالی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے! کاش وہ سمجھتے کہ یہ لکھنے لکھانے اور سُننے جاننے کا موقع اللہ تعالیٰ نے انہیں چند روز کے لیے ودیعت کیا ہے، وہ اسے اسلام کی حمایت کی بجائے الحاد کی تائید میں صرف نہ کریں۔ کیونکہ حکومت کی نمک حلالی کی بجائے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف بہتر ہے۔

اپنے ایک مضمون کے آخر میں پروفیسر صاحب بے حیائی کی مخالفت کرنے والی معروف خاتون لیڈر محترمہ آپا نثار فاطمہ پر بھی برستے ہیں کہ انھوں نے ایک میٹنگ میں سونے کے زیورات پہن رکھے تھے جس پر پروفیسر موصوف نے سونے کے عورت پر حرام ہونے کی چند احادیث ذکر کیں اور دعویٰ کیا ہے کہ وہ اس پر بھنا گئیں کیونکہ ان کا علم محدود تھا۔ پروفیسر صاحب کی یہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ اسلامی معاشرے میں مروج اشیاء کے بارے میں شاذو نادر ان آراء کی تلاش میں رہتے ہیں جن کی بناء پر وہ اپنے علم کی دھونس جما سکیں۔ اسی طرح کے مسائل میں ایک رائے عورتوں کے لئے بھی سونے کے زیورات میں حرمت کی ہے۔ اس مسئلہ میں اگر دو رائیں برابر حیثیت کی بھی فرض کر لی جائیں تو اختلافی مسائل میں جو اجتہاد کا دخل ہوتا ہے، اس کی بناء پر کسی کو نشانہ ملامت نہیں بنایا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں جو بات کہی جا سکتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ کسی کو قرآن وحدیث کے ان دلائل کی طرف بھی توجہ دلائی جاتے جو اس کے موقف کی مخالفت میں جاتے ہیں۔ لیکن یہ کام اس شخص کی طرف سے ہونا چاہیے جو ثقہ ہو۔ پروفیسر موصوف کے بارے میں تجربہ ہے کہ وہ اسلامی آراء و دلائل کے سلسلے میں نہ صرف تاویل و تحریف پر بڑے دلیر ہیں بلکہ اس بارے میں جھوٹ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لہٰذا ایسے شخص کی طرف سے احادیث کا ذکر کیا حیثیت رکھتا ہے؟ محدثین کسی راوی کے ایک جھوٹ کے ثبوت پر ہی راوی کو وضاع کہہ کر اس کی ہر حدیث کو موضوع قرار دیتے ہیں۔

بہر حال شریعت کتاب وسنت کا نام ہے، اسی روح کی حفاظت کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے معاشرے میں عادات و رواج کی نگہبانی کرنی چاہیے۔ عورتوں کے کھیل میں شرکت کی وہ صورت جو سیف گیمز کی شکل میں اختیار کی گئی وہ سراسر شریعت اور اس کی روح کے منافی ہے۔ کسی حکمران یا عوامی لیڈر کو بنیاد بنا کر نہ تو شریعت میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ اور نہ ہی سیاسی مخالفت کی بناء پر کسی چیز کو شریعت یا شریعت کے موافق ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ عورت کی زندگی کی دَوڑ کتنی بھی وسیع کیوں نہ ہو بہر صورت وہ عورت ہے اُسے پردہ ہی میں رہنا چاہیے، اس کی پردہ دری اُس کی توہین ہے اور مغربی ترقی کے زعم میں اُس کے خلاف سازش بھی ہے

مٹتی ہے گلی کتنی بھلی چمن پر ہاتھوں میں پہنچ کر کوئی قیمت نہیں رہتی
جو شمع سرِ عام تماشا ہے اُجالے اُس شمع کی گھر میں کوئی عزت نہیں رہتی

رحمانیہ

- کیسٹ لائبریری کے اجراء کا مقصد کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی تعلیمات کو فروغ دینا ہے۔
- لائبریری کی خدمات بلا معاوضہ ہیں۔
- بطور سیکورٹی ۲۵ روپے یا دو عدد کیسٹ جمع کروانا ہوں گے۔
- تمام احباب بوقت ضرورت اور حسب ضرورت محدود وقت کے لئے کیسٹ بھی جاری کروا سکتے ہیں۔
- لائبریری کی خدمات کو عنقریب بہت وسیع کیا جا رہا ہے۔
- فی الحال ملکی و غیر ملکی قراء کی تلاوت وحدہٗ با ترجمہ و بغیر ترجمہ، مناظرہ جات، کنونشن اور سیمینار کے کیسٹ دستیاب ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ